پہنچایا جائے سامعین سے ہوشیار ہوتے ہیں:
اس سلسلہ میں یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ نے مسلمانوں کی جان کی حرمت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح آج کا دن اور یہ جگہ محترم اور مقدس ہے اسی طرح مسلمانوں پر ایک دوسرے کی جان محترم ہے۔ اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ ''حرمت'' سے مراد ''حلت'' ہو تو یہ اس دن کی حرمت کی مانند ثابت نہیں ہے اور اگر مراد یہ ہے کہ کسی کی توہین نہ کی جائے تو یہ کہنا مناسب نہیں کہ ''بیشک تمہارا خون تم پر حرام ہے۔'' جواب یہ ہے کہ ارشاد رسول پاکؐ کا مطلب ہے کہ جس طرح آج کے دن اس شہر میں گناہ کرنے کو تم انتہائی قبیح سمجھتے ہو' اسی طرح ناحق مسلمان کو قتل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔یا یہ مطلب ہے کہ مسلمان کے خون کی حرمت کے معاملہ کو تم معمولی مت سمجھو اور ان پر ظلم و تعدی مت کرو۔

باب: آپؐ گاہے گاہے نصیحت کرتے...:
حدیث میں لفظ ''التخول'' آیا ہے جس کے لفظی معنیٰ ہیں خالی ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ عادت مبارکہ یہ نہ تھی کہ رات دن مسلسل اور متواتر وعظ ونصیحت میں مشغول ہوتے' بلکہ موقع محل کی مناسبت سے نصیحت فرماتے تھے۔فرمایا کہ: تاکہ لوگ متنفر نہ ہوں۔ اس جملہ میں مذکورہ سنت نبویؐ کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ ہمیشہ نصیحت کرنے سے آدمی بوریت محسوس کرتا ہے۔

باب: موسیٰ علیہ السلام کا بحری سفر:
اس عنوان سے مصنف کا مقصود تحصیل علم کے لئے سفر کا جواز ثابت کرنا ہے۔کیونکہ صحابہ' تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ تک یہ رجحان نہیں تھا بلکہ وہ اپنے اپنے شہر میں موجود اہل علم حضرات سے تحصیل علم کرتے۔ جب کتابوں کی اشاعت ہوئی اور علم دور دراز مقامات تک پھیل گیا' تو اہل علم نے ایک شہر سے دوسرے شہر سفر اختیار کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ مصنف نے اس مسئلہ کے جواز کے لئے قرآن مجید سے قوی دلیل پیش کی۔

باب: کس عمر میں علمِ حدیث حاصل کیا جا سکتا ہے: اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ حدیث سیکھنے اور سکھانے کے لئے عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر بچہ سن شعور کو پہنچے' خیر اور شر میں فرق کر سکے تو تحصیل علوم دین کرسکتا ہے مصنف نے اسی مسئلہ کو ثابت کیا ہے۔

باب: خاتمہ علم اور ظہور جہالت کا زمانہ:
یعنی علم کا خاتمہ اور جہالت کا غلبہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے' اس سلسلہ میں ربیعۃ کا قول اس کی تائید میں بیان کیا ہے کہ جس کے پاس کچھ بھی علم ہو' اس کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ضایع کرے، یعنی حدیث وغیرہ بیان کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ علم کے زوال اور جہالت کے غلبہ کا پیش خیمہ ہے جو بجائے خود ایک بڑی مصیبت ہے۔

باب: سواری وغیرہ پر بیٹھ کر فتویٰ دینا: یعنی ایسا کرنا جائز ہے جس کی بنیاد حدیث سے ثابت ہے۔اگرچہ موجودہ زمانہ میں مناسب یہی ہے کہ مفتی صاحبان کسی مخصوص جگہ پراطمینان کے ساتھ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد بیٹھ کر فتویٰ دیں۔جبکہ حدیث باب سے سواری پر بیٹھ کر فتویٰ دینے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔لیکن مؤلف نے اس مسئلہ کے لئے دوسری روایت سے استدلال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر سواری پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ سلم کے اس عمل مبارک کو یاد رکھیں کیونکہ کتاب میں متعدد مقامات پر یہ چیز آپ کے کام آئے گی۔

باب: جو ہاتھ اور سر کے اشارہ سے سوال کا جواب دے: یعنی یہ جائز ہے۔اگرچہ اس زمانہ میں یہ بات احتیاط کے خلاف ہے۔فرمایا کہ: جب آپ کا گذر کسی قوم پر ہوتا تو تین بار سلام کرتے۔الفاظ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مستقل یہی معمول تھا،مگر یہاں مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی ایسا فرماتے۔یعنی لوگ زیادہ ہوتے تو مختلف اطراف کی طرف التفات فرماکر ہر طرف سلام فرماتے۔ شارحین

حضرات نے اور توجیہات بھی بیان کی ہیں۔

باب: علمِ حدیث کی رغبت کرنا: یعنی اس کی فضیلت اور خوبی۔ ارشاد فرمایا کہ" میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار۔۔" "اسعد" اسم تفضیل ہے مگر یہاں صفت کے معنی میں ہے یا پھر حکیمانہ انداز میں حکیمانہ جواب ہے۔

باب: جو سن کر نہ سمجھے، دوبارہ پوچھے: (ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا کہ "پس عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟" فرمایا یہ تو "عرض" (رسمی کارروائی) ہے، مگر جس کا سختی کے ساتھ احتساب ہوا وہ ہلاک ہوا۔ جاننا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں اس طرف اشارہ فرمایا کہ حساب دو قسم کے ہیں: ۱۔ لغوی اعتبار سے جسے قرآن مجید نے "آسان حساب" فرمایا ہے۔ ۲۔ اسے عرف عام میں "احتساب" یا "محاسبہ" کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں یہی مراد ہے۔ نیز آپؐ نے اس حدیث کے ذریعہ اہم اصولی مباحث میں سے ایک عظیم اصول کی طرف رہنمائی فرمائی کہ اگر کبھی بظاہر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اختلاف نظر آجائے تو ان میں موافقت اور مطابقت پیدا کی جائے گی۔

باب: حاضر غائب شخص تک علم پہنچائے: اس باب کا کتاب سے تعلق یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقصود علم کی اشاعت اور اس سے استفادہ کرنا ہے۔ کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔۔۔ یعنی جس طرح آپؐ نے فرمایا تھا، بالکل اسی طرح واقع ہوا۔ اہل عرب کے اسلوب میں یہ استعمال اکثر ملتا ہے۔ میرے نزدیک یہ جملہ اس حدیث کا تتمہ ہے جس میں ہے کہ "بہت سے وہ لوگ جن تک بات پہنچائی جائے سننے والوں سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔"

باب: جو نبی ﷺ پر جھوٹ باندھے اس کا گناہ: فرمایا کہ: **فلیلج النار** (جھوٹ باندھنے والا دوزخ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوجائے) یعنی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔ (حضرت زبیرؓ نے اس سوال کے جواب میں کہ آپ حدیث زیادہ بیان کیوں نہیں کرتے) کہا کہ: (میں تو ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا، مگر اس وجہ سے حدیث بیان نہیں کرتا کہ آپ کو فرماتے سنا کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہئے۔ (یعنی ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ مجھ سے بھی آپ کی جانب جھوٹ کی نسبت ہوجائے)۔ جاننا چاہئے کہ صحابیٔ رسول کی یہ شان نہیں کہ وہ رسول خدا پر جھوٹ باندھے۔ لیکن مذکورہ حدیث آپؐ نے اس کثرت کے ساتھ بیان فرمائی کہ (بعض صحابہ کو) گمان ہونے لگا کہ کہیں ہم بھی اس وعید میں شامل نہ ہوجائیں اور جس وعید کے وقوع کا خطرہ ہو اس کے امکانی خطرہ سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اکثر صحابہ کرام حفظ وضبط کے بارے میں کامل یقین رکھتے تھے اور نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے بھی مامون ومحفوظ تھے، اسی بنا پر علم دین کی نشرواشاعت میں مقدور بھر حصہ لیا۔ پس ان کو ان کی نیتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔ جو حضرات احتیاطاً کم احادیث بیان کرتے تھے، ان کی تعداد کم ہے۔ ان کو بھی ان کی نیتوں کے مطابق بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ ہر ایک کو نیت کا بدلہ ملتا ہے۔ **وللناس مما یعشقون مذاهب** (لوگ اپنی محبوب چیزوں کے بارے میں مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ فرمان نبوی ہے کہ: **من تعمد علی کذبا** (جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے۔۔۔) نبی ﷺ نے اس بکثرت بار اس کا اظہار فرمایا (محدثین کے قول کے مطابق یہ حدیث ستر طرق سے مروی ہے) جس کا مطلب یہ تھا کہ اسی طرح واقع ہوگا یعنی جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو میری طرف جھوٹی حدیثوں کی نسبت کریں گے اس لئے دوزخ کے مستحق بنیں گے۔ اس امکانی خطرہ سے بچنے کے لئے حضرت زبیرؓ بن عوام حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: **اتقوا مواضع التهم** (تہمتوں کے مواقع سے خود کو بچاؤ) فرمایا کہ: **تسموا باسمی** (میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت مت رکھو) یہ حکم نبی ﷺ کے زمانے تک محدود تھا بعد میں یہ چیز

جائز ہوگئی‘ اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔

باب: علم لکھنا: اس سے مصنف کی مراد حدیث لکھنا ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کی ممانعت تھی تا کہ حدیث قرآنی آیات کے ساتھ مخلوط نہ ہوجائے۔ یا اس وجہ سے کہ کہیں لوگ قرآن یاد کرنے کی بجائے لکھنے پر متوجہ نہ ہوجائیں۔ تاہم دینی کتب کی اشاعت اور تالیف کی اصل حدیث اور صحابہ کرامؓ کے قصوں میں موجود ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حدیثیں لکھتے تھے۔ (حضرت علیؓ نے جواب میں) فرمایا کہ وفکاک الاسیر (قیدی چھڑانا) یعنی آزاد کرانا۔ یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ کفار کے ہاتھ میں قید مسلمانوں کو بیت المال سے ادائیگی کر کے وقت کا حاکم آزاد کرائے۔ (حضرت ابن عباسؓ نے) فرمایا کہ: الرزیۃ کل الرزیۃ (انتہائی افسوس کی بات ہے) جاننا چاہئے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں بڑے بڑے لوگ ڈگمگا جاتے ہیں اور ان کی سمجھ کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ (یہ بات حضرت ابن عباسؓ نے اس وقت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں وصیت لکھنے کے لئے سامان کتابت طلب فرمایا۔ جس کے جواب میں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے) میں نے اس حدیث کی تمام طرق کو جمع کر کے تحقیق سے معلوم کیا تو پتہ لگا کہ حضرت ابن عباسؓ کا یہ تبصرہ دیگر شبہات کی طرح ایک شبہ کی بنیاد پر تھا۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اس موقعہ پر ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ جیسے اکابر صحابہ کرامؓ موجود تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کا مفہوم سمجھ لیا تھا کہ آپ قرآن مجید کے احکامات کی تاکید اور توثیق کرنا چاہتے ہیں۔ نیز عادت شریفہ تھی کہ جو چیز مطلوب ہوتی تو اس کے لئے تین بار اپنی بات کو دہراتے۔ اس ارشاد کے بعد آپؐ کئی دن بقائمی ہوش وحواس زندہ رہے‘ مگر مذکورہ اشیاء طلب نہ فرمائیں۔ علاوہ ازیں روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو کاغذ اور دوات لانے کا حکم فرمایا۔ مگر جب علیؓ لانے کے لئے چلے گئے تو خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ تحریر ضائع نہ ہوجائے۔ بایں ہمہ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میں سنتا ہوں اور اچھی طرح یاد رکھتا ہوں پر اللہ کے رسولؐ نے یہ احکامات ان کو لکھوائے: صدقات کے احکامات‘ جزیرۃ العرب سے کفار کو نکالنا‘ غیر ملکی وفود کا اسی طرح استقبال کرنا جس طرح طریقہ مروج ہے‘ انصار کے ساتھ خیرخواہی کرنا وغیرہ۔ جو حضرت علیؓ نے بیان کیے۔ اس وصیت نامہ کی تحریر کے بعد حضرت ابن عباسؓ کے مذکورہ شبہ کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہتی۔ آپ اس وقت بلوغت کی کر سرحد میں داخل ہونے والے تھے اور ظاہر ہے اعتبار اسی بات کا ہوگا جو کبار صحابہ کرامؓ نے سمجھی۔

باب: علم یاد کرنا: فرمایا کہ ان الناس یقولون (لوگ کہتے ہیں) یعنی صحبت رسولؐ کا زمانہ مختصر ہونے کے باوجود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کثرت روایت کا سبب کیا ہے؟ (خود جواب دیتے ہیں کہ) آپؓ قوت لا یموت کے بدلے میں ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے۔اس کی دو توجیہ ہیں: ۱- آپ کے پاس مال نہیں تھا کہ تجارت کرتے‘ یا زمین نہیں تھی کہ کھیتی باڑی کرتے۔اور کما کر کھاسکتے۔اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مستقل رہتے اور قوت لا یموت حاصل ہوجاتا ۲-یا یہ مطلب ہے کہ جو وقت ملتا آپؐ کے ساتھ رہتے اور اس وقت تک مجلس سے جدا نہ ہوتے جب تک آپ کی بات یاد نہ کرتے۔ چنانچہ عربی میں کہتے ہیں کہ: فلان یحدث شبع البطن (فلاں آدمی پیٹ بھر کر حدیث بیان کرتا ہے) ویسافر شبع بطنہ (پیٹ بھر کر سفر کرتا ہے) یعنی اس میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ (ابوہریرہؓ نے) فرمایا کہ’’ اگر دوسرا (برتن) پھیلا دوں تو میری گردن کاٹ دی جائے۔‘‘ علماء کے اقوال کی روشنی میں اس کا مطلب فتنوں اور واقعات کا علم ہے جو نبی ﷺ کے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت حسینؓ وغیرہ کی شہادت کی شکل میں رونما ہوچکے تھے اور آپؓ اس سلسلہ میں بنوامیہ کے نوجوانوں کے نام اور صفات کا تعین کرنے سے ڈرتے تھے۔ (جاری ہے)

علامات ظہور حضرت امام مہدیؓ

عالم عرب میں سفیانی کا پیدا ہونا جو علاقہ میں مغرب کی مداخلت اور اسرائیل دونوں کو ختم کردے گا

''الولی'' کے پچھلے شماروں میں قرآن و حدیث کی روشنی میں درج ذیل نکات پر بحث ہوئی : 1-بین الاقوامی سطح پر فساد فی الارض کے اولین محرک یہودی ہیں۔2-مغرب براہ راست اور دیگر اقوام، اقوام متحدہ یا امریکہ کے واسطے سے یہودیوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔3-''عظیم تر اسرائیل'' کی غرض سے یہودی عالم عرب کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ 4- عالم عرب کی تباہی دراصل عالم انسانیت کی تباہی ہے۔ 5- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید (سورہ بنی اسرائیل) میں پیشین گوئی فرمائی ہے کہ یہودی لازماً دو (یا زیادہ بار) زمین میں فساد عظیم برپا کریں گے، اس وقت دنیا اس یہودی فساد کے دوسرے مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ 6- یہودی فساد کا یہ تسلسل حضرت امام مہدی کے ظہور تک جاری رہے گا۔ 7- امام مہدی اسرائیل فتح کریں گے تو اس کے سرپرست ممالک اسے بچانے کے لئے عالم عرب پر دھاوا بول دیں گے، نتیجہ میں تیسری عالمی جنگ ہوگی۔ 8-اس عالمی جنگ کے نتیجہ میں زبردست تباہی کے بعد امام مہدیؓ یورپ فتح کریں گے۔ 9- صحیح احادیث رسول مقبول ﷺ کی روشنی میں مختلف حلقوں کی طرف سے عقیدہ مہدی کے خلاف پیدا کیے گئے شکوک و شبہات کا رد بھی کیا گیا۔ 10- آج سیدنا امام مہدیؓ کے ظہور مسعود کی علامات و مقدمات کا ذکر کریں گے نیز جائزہ لیں گے کہ آیا اسرائیل مہدی علیہ السلام سے پہلے ختم ہوجائے گا؟

امت بمقابلہ یہودیت و عیسائیت: امام قرطبی سورہ اسراء واقعہ معراج کے ذیل میں حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب میں براق پر سوار ہوا، جو خچر کے مشابہ تھا، جس کے دونوں کان پھڑک رہے تھے، جس پر پہلے انبیاء کرام سوار ہوتے تھے اور جو اپنا اگلا قدم حد نگاہ پر رکھتا تھا تو دائیں طرف کسی کو پکارتے سنا کہ ''اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔'' میں گزر گیا اور اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر بائیں طرف کسی کو پکارتے سنا کہ ''اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔'' میں گزر گیا اور اس کی طرف بھی توجہ نہیں کی۔ پھر ہر قسم کے دنیاوی زیب زینت میں سجی عورت ہاتھ اٹھا کر پکارنے لگی کہ ''اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔'' میں گزر گیا اور اس کی طرف بھی التفات نہیں کیا۔ پھر بیت المقدس مسجد اقصیٰ پہنچ کر اس حلقہ میں براق کو باندھا جہاں انبیاء کرام باندھتے تھے۔ پھر مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت ادا کیں۔ جبریلؑ نے پوچھا کہ ''اے محمد! یہ کیسی آواز تھی جو آپ نے راستہ میں سنی؟'' میں نے کہا کہ دائیں طرف کوئی پکار رہا تھا کہ ''اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔'' مگر میں گزر آیا اور اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ جبریلؑ نے کہا کہ یہ پکارنے والی یہودیت تھی۔ اگر آپ رک جاتے تو آپ کی امت یہودی بن جاتی (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ پھر میں نے سنا کہ بائیں طرف کوئی مجھے پکار رہا ہے کہ ''اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا

ہے۔" مگر میں گزر آیا اور اس کی طرف بھی توجہ نہیں دی۔ جبریلؑ نے کہا کہ یہ پکارنے والی عیسائیت تھی۔ اگر آپ رک جاتے تو آپ کی امت عیسائی بن جاتی۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ پھر ہر طرح کے دنیاوی زیب زینت میں بنی عورت ہاتھ اٹھا کر پکارنے لگی کہ "اے محمد! ذرا رکیئے، مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔" میں گزر آیا اور اس کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی۔ جبریلؑ امین نے کہا کہ یہ دنیا تھی، اگر آپ رک جاتے تو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دیتے۔

یہ ایک طویل حدیث رسولؐ کا اقتباس ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امت اور یہودیت و عیسائیت کی موجودہ کشمکش ازلی و ابدی حقیقت ہے، جس میں بالآخر یہودیت و عیسائیت کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ آج جبکہ تاریخ میں پہلی بار عالمی سطح پر یہودیت، عیسائیت اور منافقت کی تثلیث نے اسلام کے خلاف عالمی اتحاد قائم کر رکھا ہے اور صورتحال یہ ہے کہ:

آگ ہے، اولاد ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے؟

اس کے باوجود ایک طرف اسلام مغرب میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ دوسری طرف میدان جہاد میں طاغوتی طاقتوں سے بھی نبرد آزما ہے۔ دنیا محو حیرت ہے کہ بزعم خود واحد سپر پاور طاقت دنیا بھر کی پشت پناہی کے باوجود افغانستان کے مٹھی بھر بھوکے، ننگے مجاہدین کی منتشر جماعت کے ہاتھوں پٹ رہی ہے۔ چنانچہ جس وقت یہ سطور لکھی جارہی ہیں اس دن کے اخبارات میں امریکی کونسل برائے ایشیا کی رپورٹ میں دنیا کے ساٹھ ممالک کے سفارت کاروں کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ امریکہ روس کی طرح افغانستان میں جنگ ہار رہا ہے۔ جنگ کے اس مرحلہ میں ہی امریکہ بہادر کا حال یہ ہے حالانکہ روس نے ایک عشرہ سے زیادہ افغانستان میں مزاحمت کی تھی۔ اسی طرح عراقی مجاہدین بھی امریکیوں کو برابر لاشوں کے تحفے بھیج رہے ہیں۔ وہاں بھی شکست سے بچنے کے لئے امریکہ پوری دنیا سے فوجی امداد کی بھیک مانگ رہا ہے۔ دریں اثنا ایک عرب نژاد امریکی مصنف اور محقق نے اپنی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ 1920 تک اسلام امریکا پر غالب آسکتا ہے۔ یہ اس وقت ہے جبکہ پورے عالم اسلام میں کہیں برائے نام بھی اسلامی حکومت موجود نہیں ہے۔ اگر ایک بار کہیں مضبوط اسلامی حکومت قائم ہوجائے جو جہاد فی سبیل اللہ کو نصب العین بنائے تو چند ہی دنوں میں اسرائیل اور اس کے سرپرست امریکہ کی ہوا نکل کر رہ جائے گی۔

چاہیں تو اشاروں ہی اشاروں میں کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ حال ہے ان کے غلاموں کا، سرکار کا عالم کیا ہوگا؟

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں مغرب اور امریکہ خود کو بھی اسلام سے بچا نہ سکے گا، کجا کہ تادیر اسرائیل کا تحفظ کرسکے۔ اس وقت دنیا میں یہود و نصاریٰ کا سیاسی و اقتصادی و عسکری غلبہ دھونس، دھاندلی، دہشت، دہشت، جھوٹ اور مکر و فریب کی بنیاد پر قائم ہے۔ اسرائیل مغرب کے سہارے اور خود مغرب مسلمانوں کے منافق طبقات کی منافقت کے سہارے قائم ہے اور ظاہر ہے کہ منافقت کی بجائے خود کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ انقلاب زمانہ کا معمولی جھٹکا بھی منافقت کے اس عالمی نظام کو ریت کے گھروندے کی مانند گراسکتا ہے۔ موجودہ دور کے منافقین عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ ہم اپنے قومی و ملکی تحفظ کی خاطر یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بناتے ہیں۔ اس بہانہ سے انہوں نے امت محمدیہ ﷺ کو سیاسی، اقتصادی، بین الاقوامی زنجیروں میں جکڑ جکڑ کر یہود و نصاریٰ کے قدموں میں ڈال دیا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے چودہ صدیاں پیشتر منافقین کے اس عذر لنگ کو یوں رد فرمایا تھا کہ **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود و النصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانھم منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین☆ فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم یقولون نخشیٰ ان تصیبنا دائرۃ فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ فیصبحوا علیٰ ما اسروا فی انفسھم نادمین** * (اے ایمان

والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ ان ہی میں سے ہے، اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں(منافقت کا) روگ ہے وہ ان (یہود و نصاریٰ) کی طرف بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف دامنگیر ہے کہ کہیں ہم پر شکست یا مصیبت ٹوٹ نہ پڑے۔ پس قریب ہے کہ اللہ (اہل اسلام کو) فتح دے یا اپنی طرف سے معاملہ کی کوئی صورت پیدا فرمائے۔پھر یہ (منافقین) نادم ہوکر جائیں ان باتوں پر جو چھپاتے ہیں)

اس آیت کریمہ میں یہ نکات قابل غور ہیں:۱- مجموعی طور پر یہودونصاریٰ کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے ۲-مسلمانوں میں سے جویہودو نصاریٰ کو اپنا دوست بنائے گا، ان کو اور عام مسلمانوں کو بھی اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ ایسے لوگ ہرگز ہرگز ملت مسلمہ کا حصہ نہیں بلکہ یہودیت یا عیسائیت کا حصہ ہیں، چاہے ان کے نام عبد اللہ اورعبدالرحمٰن ہی کیوں نہ ہوں ۳-اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۴- جن کے دل میں (منافقت کا) مرض ہے وہ یہود و نصاریٰ کی کفش برداری کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ان کا یہی طرز عمل تھا، بعد کے ادوار میں بھی وہ اسی ڈگر پر چلتے رہے اور آج بھی اسی روش پر کاربند ہیں ۵- یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم متوقع سیاسی و اقتصادی وعسکری پسپائی سے بچنے کے لئے یہودی و عیسائی بلاک سے وابستہ ہیں۔ ۶-اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ اگر اللہ یہودیت و عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو فتح عطافرمائے یا معروضی سیاسی وعسکری و اقتصادی صورتحال کا نقشہ بدل دے تو تمہیں سوائے ندامت و ذلت کے اور کیا حاصل ہوگا؟

قرآن میں اسرائیل کے مٹنے کی پیشین گوئی:

یہ آیت ہمارے آج کے مضمون کی بنیاد ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بلآخر اللہ تعالیٰ اسلام کو یہودیت، عیسائیت اور منافقت کے مقابلہ میں فتح مبین عطا فرمائے گا، اگرچہ حالات بظاہر ایسے نہیں، مگر اسلام ایک ایسا معجزاتی دین ہے جو ہمیشہ ناممکن کوممکن بنادیتا ہے۔ قرآن کی اور بھی متعدد آیات میں مستقبل قریب میں یہود و نصاریٰ کی مکمل ناکامی کا اعلان موجود ہے۔مثلاً سورہ صف میں دونوں قوموں کی اسلام دشمن سازشوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (اللہ اپنا نور پورا کرکے رہے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو) اسی بات کو رسول مقبول ﷺ نے یوں بیان فرمایا: لیبلغن ھذا الامر ما بلغ اللیل والنھار (جہاں جہاں یہ رات دن پہنچتا ہے وہاں وہاں اسلام کی روشنی پہنچ کر رہے گی) (ابن کثیر حدیث بحوالہ مسند احمد آیت یریدون لیطفئوا نور اللہ) مگر صحیح یہی ہے کہ اتمام نور کا یہ وعدہ خداوندی نزول مسیح کے بعد ہوگا۔ جبکہ ابھی ہم ظہور مہدیؑ کے بارے میں بحث کررہے ہیں جو اسرائیل اور یورپ کو فتح کریں گے۔ اس ضمن میں قسط نمبر3 میں کافی احادیث پیش کرچکے ہیں۔

سفیانی کا ذکر جو اسرائیل فتح کرے گا:

کافی روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ سے پہلے شام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک حکمران پیدا ہوگا جو بشمول القدس (اسرائیل) پورے عالم عرب پر حکومت کرے گا اور علاقہ سے مغربی ممالک کی جارحیت کا خاتمہ کردے گا۔ اس کا نام عبداللہ بتایا گیا ہے۔ حضرت علیؓ کے قول کے مطابق خالد بن یزید بن ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس لئے اسے احادیث میں ''سفیانی'' کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔چند سالوں کے بعد امام مہدی اس کی حکومت کا خاتمہ کرکے خلافت اسلامیہ قائم کریں گے: یخرج السفیانی والمھدی کفرسی رھان فیغلب السفیانی علیٰ ما یلیہ والمھدی علیٰ ما یلیہ (حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ سفیانی اور مہدی معاصرہوں گے جس طرح ایک ساتھ چلنے والے دو گھوڑے ہوتے ہیں۔ سفیانی سب پر غالب آئے گا، پھر مہدی سب پر غالب آئیں گے۔ کتاب الفتن حدیث: ۹۵۳) روایات کے مطابق سفیانی بشمول اسرائیل، شام، عراق،

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ

☆ اے اہل ایمان! کوئی قوم دوسری قوم پر طنز، مسخری اور ٹھٹھا نہ کرے۔ شاید وہ قوم ان سے بہتر ہو۔ اس طرح عورتیں دوسری عورتوں پر مسخری نہ کریں، شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ہی چڑانے والے ناموں سے یاد کرو، کسی مؤمن شخص کو برے نام سے پکارنا بڑا گناہ ہے۔ جو شخص اس طرح کے گناہ سے باز نہیں آئے گا، وہ یقینی طور پر ظالموں میں شمار ہوگا۔

☆ اے اہلِ ایمان! کسی شخص میں بدگمانی کرنے اور تہمت لگانے سے بچتے رہو۔ بعض بدگمانیاں تو سخت گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے بھید معلوم کرنے اور اس کی برائیاں ٹٹولنے سے باز آجاؤ۔ اس طرح کسی شخص کی غیبت (غیر موجودگی میں اس کی برائی کا تذکرہ) نہ کیا کرو۔ کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ؟ اس سے تو تمہیں گھن آتی ہے، پس تم اللہ تعالیٰ سے ہر معاملہ میں ڈرتے رہو۔ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

☆ اے دنیا کے تمام انسانو! ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک مرد اور ایک عورت سے پھر ہم نے تم کو ذاتوں اور قبیلوں میں تقسیم کردیا تاکہ تمہاری پہچان ہوسکے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں صاحبِ عزت وہ انسان ہے جو تم میں سے اطاعت گذار بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر اور صاحبِ علم ہے۔

سعودی عرب، مصر پورے عالم عرب پر چھا جائے گا اور ترکی سمیت ناٹو کے تمام ممالک کو شکست دے گا جو عالم عرب میں دخل اندازی کرتے ہیں۔جب اسرائیل کی سرپرست مغربی قوتیں اس عرب لیڈر کے مقابلہ میں ہزیمت سے ہمکنار ہوں گی تو اسرائیل خود بخود تحلیل ہوجائے گا اور ''حبل من الناس'' (لوگوں کی رسی) کٹ کر رہ جائے گی۔اس سلسلے میں کتاب الفتن کے حوالے سے چند روایات بیان کی جاتی ہیں:

سفیانی کا ناٹو پر غلبہ: ۱-حدثنا الحکم عن جراح عن ارطاۃ قال اذا خسف بقریۃ من قری دمشق وسقطت طائفۃ من غربی مسجدھا فعند ذلک تجتمع الترک والروم یقاتلون جمیعا وترفع ثلاث رایات بالشام ثم یقاتلھم السفیانی حتی یبلغ بھم قرقیسیا (کتاب الفتن حدیث نمبر۶۱۱) جب دمشق کا ایک گاؤں زمین میں دھنس جائے اور شہر کے مغربی حصے کی مسجد کا کچھ حصہ گر جائے تو اس وقت ترک اور روم اکٹھے ہوکر عربوں سے لڑیں گے اور شام میں حکمرانی کے تین دعویدار پیدا ہوں گے۔ بالآخر سفیانی سب کو شکست دے گا یہاں تک کہ ان کو مارتے مارتے قرقیسیا کے علاقے میں پہنچائے گا ۲-حدثنا سعید ابوعثمان عن جابر عن ابی جعفر اذا ظھر السفیانی علی الابقع والمنصور الیمانی خرج الترک والروم فظھر علیھم السفیانی (حدیث:۶۲۱)جب مصری لیڈر ابقع اور یمنی لیڈر منصور پر سفیانی غالب آئے گا تو ترکی اور یورپ شام پر حملہ کریں گے۔سفیانی ان پر بھی غالب آئے گا ۳-حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن ارطاۃ قال اذا اجتمع الترک والروم وخسف بقریۃ بدمشق وسقط طائفۃ من غربی مسجدھا رفع بالشام ثلاث رایات الابقع والاصھب والسفیانی ویحصر بدمشق رجل فیقتل ومن معہ ویخرج رجلان من بنی سفیان فیکون الظفر للثانی فاذا اقبلت مادۃ الابقع من مصر ظھر السفیانی بجیشہ علیھم فیقتل الترک والروم بقرقیسیا حتی تشبع سباع الارض من لحومھم (حدیث نمبر ۸۳۳) جب ترک اور روم اکٹھے ہوں، دمشق کا ایک گاؤں دھنس جائے اور شہر کی جامع مسجد کا مغربی حصہ دھماکے سے اڑ جائے، اس وقت شام میں ابقع (مصری لیڈر)، اصہب (یمنی لیڈر) سفیانی (شامی لیڈر) حکمرانی کے تین دعویدار پیدا ہوں گے اور (اس کے علاوہ) ایک شخص دمشق کا محاصرہ کرے گا تو وہ اور اس کے ساتھی قتل ہو جائیں گے اور (اس کے بعد) بنوسفیان میں سے حکمرانی کے دو دعویدار پیدا ہوں گے جن میں سے پہلا شکست کھائے گا اور دوسرا کامیاب ہوگا۔ پھر جب مصری فوج ابقع کی مدد کے لئے آئے گی تو سفیانی اس پر بھی غالب آجائے گا، نیز (سفیانی ترکوں اور ناٹوافواج کا قرقیسیا میں ایسا قتل عام کرے گا کہ زمین کے درندے ان کی لاشیں کھاکھاکر تھک جائیں گے۔

۴-حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن ارطاۃ قال یدخل السفیانی الکوفی فیسبیھا ثلاثۃ ایام ویقتل من اھلھا ستین الفا ثم یمکث فیھا ثمانیۃ عشر لیلۃ یقسم اموالھا ودخولہ مکۃ بعد ما یقاتل الترک والروم بقرقیسیا ثم ینفتق علیھم من خلفھم فتق فترجع طائفۃ منھم الیٰ خراسان فیقتل خیل السفیانی ویھدم الحصون حتی یدخل الکوفۃ ویطلب اھل خراسان ویظھر بخراسان قوم یدعون الی المھدی ثم یبعث السفیانی الی المدینۃ فیاخذ قوما من آل محمد حتی یرد بھم الکوفۃ ثم یخرج المھدی ومنصور من الکوفۃ ھاربین ویبعث السفیانی فی طلبھما فاذا بلغ المھدی ومنصور مکۃ نزل جیش السفیانی البیداء فیخسف بھم ثم یخرج المھدی حتی یمر بالمدینۃ فیستنقذ من کان فیھا من بنی ھاشم ویخرج قوم من سواد الکوفۃ یقال لھم العصب لیس معھم سلاح الا قلیل وفیھم نفر من اھل البصرۃ فیدرکون اصحاب السفیانی فیستنقذون ما فی ایدیھم من سبی الکوفۃ وتبعث الرایات السود بالبیعۃ الی المھدی (حدیث:۸۹۳) سفیانی کوفہ میں داخل ہوگا۔ وہاں تین دن

لوٹ مار کرے گا اور لوگوں کو غلام اور باندی بنائے گا اور ساٹھ ہزار افراد قتل کرے گا۔ اٹھارہ راتیں رہے گا اور مال وملکیت تقسیم کرے گا۔ مکہ میں اس کا داخلہ ترکوں اور عیسائیوں پر قرقیسیا میں فتح کے بعد ہوگا۔ پھر اس کے پیچھے بغاوت کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ تب اس کی فوج کا ایک حصہ خراسان (ایران) پر حملہ آور ہوگا، کیونکہ وہاں مہدی کے حمایتی پیدا ہوچکے ہوں گے، یہاں تک کہ امام مہدی کا حامی لشکر سفیانی فوج کو شکست دے گا اور قلعوں پر قلعے فتح کرکے کوفہ میں داخل ہوگا۔ تب وہاں قید مہدی اور منصور (حرمین) کی طرف چلے جائیں گے۔ سفیانی ان کے تعاقب میں لشکر بھیجے گا۔ جب مہدی اور منصور مکہ پہنچ چکے ہوں گے تو سفیانی لشکر ذوالحلیفہ کے قریب میدان میں دھنس جائے گا۔ پھر مہدی مکہ سے مدینہ میں آکر بنی ہاشم کے قیدیوں کو چھڑائیں گے۔ اس دوران ایران سے کالے جھنڈوں والا (ایک اور) لشکر کوفہ پہنچے گا تو وہاں سے سفیانی لشکر بھاگ جائے گا۔ کوفہ میں قید بنی ہاشم کے قیدی آزاد کرائے جائیں گے۔ ۵- یقاتل السفیانی الترک ثم یکون استئصالهم علی یدی المهدی وهو اول لواء یعقده المهدی یبعثه الی الترک (حدیث:۶۱۴) سفیانی ترکوں سے لڑے گا، پھر مہدی ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے اور آپؑ سب سے پہلا لشکر ترکی فتح کرنے کے لئے بھیجیں گے۔ ۶- عن مکحول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للترک خرجتان خرجة بالجزیرة یخیفون ذوات الحجال فیظفر اللہ المسلمین بهم فیکون فیهم ذبح اللہ الاعظم (حدیث:۶۱۸) ترک اہلِ اسلام کے خلاف دو بار لشکر کشی کریں گے۔ ایک بار دریائے فرات تک پہنچیں گے (چنگیز خان اور ہلاکو کی بربریت کی طرف اشارہ ہے) اور دوسری بار جزیرہ عرب میں آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر اہلِ اسلام کو فتح نصیب کرے گا تو ان میں اللہ کا ''ذبحِ اعظم'' واقع ہوگا ۷- عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنه قال ان لاهل بیت نبیکم امارات فالزموا الارض حتی تنساب الترک فی حلاف رجل ضعیف فیخلع بعد سنتین من بیعته ویحالف الترک علی الروم ویخسف بغربی مسجد دمشق ویخرج ثلاثة نفر بالشام ویاتی هلاک ملکهم من حیث بدأ ویکون بلو الترک بالجزیرة والروم بفلسطین ویتبع عبداللہ، عبداللہ حتی تلتقی جنودهما بقرقیسیا (حدیث نمبر۶۱۹) تمہارے نبی کے اہل بیت کی چند نشانیاں ہیں۔ پس زمین میں انتظار کرتے رہو یہاں تک کہ ترک ایک ضعیف حکمران کے حلیف بن جائیں۔ دو سال بعد اس کی بیعت توڑیں گے اور رومیوں سے اتحاد کریں گے اور جب مسجد دمشق کا مغربی حصہ زمین میں دھنس جائے اور شام میں تین لیڈر نمودار ہوں تو ان (ترکوں) کی سلطنت کے خاتمہ کا وقت اسی طرح آجائے گا جس طرح ان کی حکومت شروع ہوئی تھی اور ترک جزیرۃ العرب میں اور روم (مغرب) فلسطین (اسرائیل) پر غلبہ حاصل کریں گے اور (خاندان آل عباس کے حکمران) عبد اللہ کا (سفیانی) عبداللہ پیچھا کرے، یہاں تک کہ قرقیسا میں دونوں کا مقابلہ ہوگا ۸- عن ابی هریرہ رضی اللہ عنه قال قال رسول ﷺ تخرج من خراسان رایات سود لایردها شی حتی تنصب بایلیاء یعنی بیت المقدس (ترمذی-المعجم الاوسط ص ۳۴ ج ۴- احمد ص ۸۷۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان سے کالے جھنڈوں والا لشکر قدس (اسرائیل) کو فتح کرنے کے لئے نکلے گا جسے راستے میں کوئی نہیں روک سکے گا، یہاں تک کہ اپنے جھنڈے ایلیاء (قدس) پر لہرائے گا۔

ان روایات سے کیا واضح ہوتا ہے؟: ہوسکتا ہے کہ کوئی اعتراض کرے کہ پیش کردہ روایات صحابہ و تابعین کے اقوال پر مشتمل ہیں ان پر کسی نظریہ کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔ اس کا جواب ہے کہ ہم نے آگے اس مضمون میں وہ متصل اور صحیح احادیث بھی پیش کی ہیں جن میں سے بعض بخاری مسلم کی بھی ہیں، اور جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ظہور مہدی سے قبل سفیانی قدس (اسرائیل) سمیت پورے عالم عرب پر

حکومت کرے گا اور علاقہ سے بشمول اسرائیل سامراج کا خاتمہ کر دے گا اور یہی بات امریکہ اور یورپ کے اشتعال کا باعث ہوگی جس کی بنا پر وہ سفیانی سے لڑیں گے مگر شکست کھائیں گے۔

خزانہ کی جنگ کب ہوگی؟: ''قریب ہے کہ فرات کے کنارے سونے کا پہاڑ یا سونے کا خزانہ یا سونے کا جزیرہ، یا سونے کا ٹیلہ ظاہر ہو جسے حاصل کرنے کے لئے ننانوے فیصد لوگ لڑلڑ کر مرجائیں گے، لہٰذا جو اس زمانہ کو پائے وہ اس خزانہ کو لینے کی کوشش نہ کرے (بخاری کتاب الفتن، مسلم حدیث: ۲۸۹۴-۲۸۹۵، احمد: ۸۰۴۸- ابوداؤد کتاب الملاحم- مسند عبد بن حمید ص۴۲۹ ج۱۵- فتح الباری ص۸۱ ج۱۳ الفردوس بماثور الخطاب) یہ متفق علیہ حدیث انتہائی اہم نکات پر مشتمل ہے: ۱- مجملہ ان کے ذکر کردہ آٹھ آثار کی تائید کرتی ہے۔ یوں مذکورہ آثار کی اسنادی حیثیت شک وشبہ سے بالا ہوجاتی ہے۔ ۲- بیان شدہ آثار میں بتایا گیا ہے کہ سفیانی کے زمانہ میں عالم عرب، عرب وغیر عرب اقوام کی کشمکش کا محور ہوگا۔ جبکہ زیر بحث حدیث میں سبب بھی بیان کیا گیا ہے کہ جنگ و جدال کا یہ بازار گرم ہوگا سونے کا خزانہ حاصل کرنے کے لئے، جس کی وجہ سے انسانیت تباہ و برباد ہوجائے گی۔ ۳- متنبہ فرمایا کہ جب خزانہ برآمد ہو تو اس کے قریب بھی مت پھٹکنا کیونکہ جو بھی جنگ کے اس متوقع جہنم کو دہکائے گا وہ خود بھی اس میں بھسم ہوکر جائے گا۔ ۴- یقتتل الناس علیہ (اس پر لوگ لڑمریں گے) یہ نہیں فرمایا کہ ''اس پر مسلمان لڑیں گے''۔ ''لوگوں'' میں مسلم وغیر مسلم، عرب وغیر عرب، یہود و نصاریٰ، مشرق ومغرب کی تمام اقوام شامل ہیں۔ یعنی یہ واقعہ پوری انسانیت کے لئے عظیم تباہی کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ آج بھی دنیا دیکھ رہی ہے کہ تیل کے جزیروں پر قبضہ کے لئے امریکہ سے لے کر جاپان، آسٹریلیا وغیرہ دور دراز ممالک سب کوشاں ہیں۔ ۵- ننانوے فیصد افراد مارے جائیں گے۔ بالفاظ دیگر عراق خود امریکا اور اس کے اتحادیوں کا بھی قبرستان بنے گا۔ اس عظیم تباہی سے صرف وہ قومیں بچیں گی جو غیر جانبداری کی پالیسی پر گامزن ہیں مثلاً چین جو اس تنازعہ سے الگ تھلگ ہے۔ ۶- ''سونے کے جزیرہ'' یا ''پہاڑ'' یا ''ٹیلہ'' سے مراد پٹرول ہے یا خالص سونا ہی مراد ہے؟ اگر پیٹرول مراد ہے تو صرف عراق کی تخصیص کیوں، پیٹرول تو پورے علاقہ میں موجود ہے؟ جواب یہ ہے کہ بظاہر سونا ہی مراد ہے، کیونکہ: (۱) ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس سلسلہ کی ابی بن کعبؓ کی روایت میں ہے کہ فاذا سمع الناس ساروا الیہ (جب لوگ خبر سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے) یعنی خزانہ کی اطلاع ہوتے ہی عالمی جنگ شروع ہوجائے گی، جبکہ پیٹرول کی برآمد کو ستر سال ہوچکے ہیں، مگر ابھی ایسا نہیں ہوا (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ عالم عرب پیٹرول کے ساتھ ساتھ سونے کے خزانوں سے بھی مالامال ہے۔ چنانچہ اس کی اطلاع اللہ کے حبیب لبیبؐ نے اس وقت دی تھی جب پیٹرول نکلنے کا گمان بھی نہ تھا۔ ارشاد فرمایا کہ لو شئت لسارت معی الجبال ذهبا- ان شئت اصبح الصفا ذهبا- سالت قریش محمدا ان یجعل لهم الصفا ذهبا فقال نعم وهو لكم كالمائدة لبنی اسرائیل - عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مكة ذهبا- ان اسیر معك جبال تهامة كلها زمردا ویاقوتا و ذهبا و فضة (چند حوالے ملاحظہ فرمائیں: ابن جریر ص۶۲۱ ج۲، ۸۶، ۱۳۰، ۳۶۲ ج۷، ۱۰۸ ج۱۵، ۵۲۳ ج۱۵- قرطبی ص۷۰ ج۲، ص۶۲۱ ج۷، ص۲۶۱ ج۱۰ ابن کثیر ص۴۳۹، ۴۴۱ ج۱، ۱۰۷، ۱۲۰، ۱۶۵، ۴۶۲ ج۲- فتح الباری، حلیۃ الاولیاء، مجمع الزوائد، احمد، بیہقی، حاکم، شعب الایمان) ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے پیشکش فرمائی کہ اگر آپؐ پسند فرمائیں تو ہم مکہ و مدینہ کے تمام پہاڑ سونے کے بنادیں! بعض روایات کے مطابق بنا کر پیش کیے گئے۔ زیر بحث روایت میں فرات کے کنارے سونے کے پہاڑ کی برآمدگی کی اطلاع ہے۔ معلوم ہوا کہ حرمین شریفین میں ہی نہیں پورے عالم عرب میں سونے کی بہتات ہے، صرف اس کی برآمدگی کا مسئلہ ہے۔ یہی وہ راز ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ایک صفت احادیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ویستخرج الکنوز (آپ خزانے نکالیں گے) یعنی ایک پیٹرول پر ہی کیا موقوف ہے، عالم عرب میں ہر قسم کے خزانے موجود ہیں، مگر نکالنے کے لئے حضرت امام مہدیؓ جیسی عظیم اور اولوا العزم قیادت کی ضرورت ہے۔ امام مہدی کی اس صفت پر ہم انشاء اللہ اگلی قسط میں بحث کریں گے۔ یہاں یہ باور کرانا مقصود ہے کہ سونے کے خزانہ پر انسانی تاریخ کی جس ہولناک ترین جنگ کی پیشین گوئی کی ہے، اس سے مراد تیل کی موجودہ لڑائی نہیں بلکہ ظاہری